تاریخ و سیر

جناب عبدالرشید عراقی

قسط ۲

تذکرۃ المحدّثین

امام ترمذی: (ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۹ھ)

امام ترمذیؒ کا اسم گرامی محمد بن عیسٰی اور کنیت ابو عیسٰی ہے۔

۲۰۹ھ میں ترمذ میں پیدا ہوئے۔ اس لیے ترمذی کہلاتے ہیں "ترمذ" بلخ کے مشہور شہر کے ساحل پر ایک قدیم شہر کا نام ہے ——— (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ا ص ۲۱)

ابتدائی تعلیم:

امام صاحب نے ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟ اس سلسلہ میں تاریخ خاموش ہے۔ لیکن اس زمانہ میں خراسان اور ماوراء النہر کا علاقہ علم و فن کا مرکز بن چکا تھا۔ اس سے قیاس یہی ہے کہ امام ترمذیؒ نے ابتدائی تعلیم یہیں حاصل کی ہو گی۔

سماعِ حدیث کے لیے سفر:

اسلام کی تعلیمات اور علمِ دین کی بنیاد کتاب اللہ کے بعد حدیث نبویؐ پر ہے، اس کے بغیر دین کا صحیح اور پورا علم نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ہر دور میں مسلمانوں نے اس کی جانب بڑا اعتنا کیا، خصوصًا ابتدائی چند صدیوں نے اس کی اقامت و حفاظت کا اتنا اہتمام کیا جس کی مثال دُنیا کی کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔ حجاز، عراق، خراسان، ماوراء النہر، شام و مصر، غرض دُنیائے اسلام کے گوشہ گوشہ میں مرکزِ حدیث قائم ہو گئے تھے اور بڑے بڑے محدثین پیدا ہو چکے تھے جو حدیث کی خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ اسی ماحول میں امام ترمذیؒ کا نشوونما ہوا۔ چنانچہ آپ نے سماعِ حدیث کے لیے سفر کیا۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

"طاف البلاد و سمع خلفاء من الخراسیین والعراقین والحجاز"

(تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۷)

یعنی انہوں نے متعدد شہروں کا سفر کیا اور خراسان و عراق اور حجاز کے اربابِ کمال سے سماع کیا۔"

اساتذہ و شیوخ :

امام ترمذیؒ نے اپنے زمانے کے ہر خرمنِ حدیث سے استفادہ کیا اس لیے ان کے شیوخ کا استقصاء دشوار ہے۔

امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ جیسے بلند پایہ محدثین آپ کے استاد ہیں، امام بخاریؒ سے آپ نے بہت استفادہ کیا۔

علامہ ذہبی فرماتے ہیں:

"تفقہ فی الحدیث بالبخاری"

امام حاکم نے ایک مقولہ نقل کیا ہے:

"مات البخاری فلم یخلف بخراسان مثل ابی عیسی فی العلم والحفظ والورع والزھد"

(تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۹ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۸۷، ۱۸۸)

کہ "امام بخاری نے خراسان میں علم، حافظہ اور تقوٰی و پرہیزگاری کے لحاظ سے ترمذی جیسا کوئی نہیں چھوڑا۔"

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ) فرماتے ہیں:

"ترمذی شاگردِ رشید بخاری است و روش اورا آموختہ و از مسلم و ابی داؤد و شیوخ ایشاں نیز روایت دارد و در بصرہ و کوفہ و اوسط و رے و خراسان و حجاز سالہا در علم حدیث بسر بردہ۔" (بستان المحدثین ص ۱۳۰)

یعنی "ترمذیؒ امام بخاریؒ کے سب سے مشہور تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اور مسلمؒ اور ابو داؤدؒ اور ان کے شیوخ سے بھی روایت کرتے ہیں، علمِ حدیث کی طلب میں بصرہ، کوفہ، واسط، رے، خراسان اور حجاز میں بہت سال گزارے۔"

تلامذہ : امام ترمذیؒ کے تلامذہ کا حلقہ بھی بہت وسیع ہے۔

حافظہ:

امام ترمذیؒ کے لیے قدرت کی جانب سے حفظِ حدیث کے تمام سامان فراہم ہو گئے تھے۔ ایک طرف شیوخ میں ایسے اکابر محدثین سے استفادہ کا موقع ملا دوسری طرف حافظہ نہایت قوی تھا۔ اور آپ کے حافظہ کی حیرت انگیز مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔

زہد و تقوٰی:

امام ترمذیؒ کے زہد و تقوٰی کے بارے میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں:

"تورع و زہد بحدے داشت کہ فوق آں تصور نیست بخوف الٰہی بسیار گریہ وزاری کردو نابینا شد۔" (بستان المحدثین ص ۱۳۱)

یعنی "زہد و تقوٰی اس درجہ کا حاصل تھا کہ اس سے زیادہ کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا اور خوفِ الٰہی سے بکثرت گریہ وزاری کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔"

وفات:

۲۷۹ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

تصانیف:

امام ترمذیؒ نے بکثرت تصانیف چھوڑی ہیں مگر یہاں صرف آپ کی مشہور کتاب جامع ترمذی کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

جامع الترمذی:

حدیث کی جس کتاب میں ۸ قسم کے مضامین بیان کیے جائیں اس کو جامع کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور وہ ۸ قسم کے جامع مضامین یہ ہیں:

۱۔ سیر ۲۔ آداب ۳۔ تفسیر ۴۔ عقائد ۵۔ فتن ۶۔ احکام ۷۔ اشراط ۸۔ مناقب

اور چونکہ ترمذی ان ۸ اقسام کے مضامین پر مشتمل ہے۔ اس لیے اس کو جامع کہا جاتا ہے۔
محدثین نے ترمذی کا درجہ صحاح ستہ کے بعد رکھا ہے اور محدثین کا اس پر اتفاق ہے ؎

ترمذی گرچہ بود رہرو سالار حدیث
در فضیلت ز صحیحین مؤخر گیرند

حقیقت امر یہ ہے کہ جامع ترمذی کو تفصیلِ مذاہب مجتہدین و بیانِ مذاہب صحابہ و تابعینؓ

تنقیدِ رجال، اظہارِ علل، احادیث وتصحیح وتضعیف وتعینِ احادیث کے اعتبار سے خصوصیت حاصل ہے جو کسی کتاب میں نہیں۔

جامع ترمذی کی شروح:

جامع ترمذی کی اہمیت اور اس کی افادیت کی وجہ سے علماء و محدثین نے اس کے ساتھ بڑا اعتنا کیا، اس کی شرحیں لکھیں، حواشی لکھے، مختصرات مرتب کیے، اس کے مشکلات حل کیے اور اس کے مختلف پہلوؤں پر معلومات کا بیش قیمت ذخیرہ فراہم کیا۔

مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری[۱] (م ۱۳۵۳ھ) نے "تحفۃ الاحوذی" کے نام سے چار جلدوں میں جامع ترمذی کی شرح لکھی اور اس کے ساتھ ایک مقدمہ بھی تحریر فرمایا۔ یہ مقدمہ دو باب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں ۴۱ فصلیں ہیں جن پر عام فنونِ حدیث، کتبِ حدیث، ائمہ حدیث کے متعلق نہایت کارآمد اور ضروری فوائد جمع کر دیے گئے ہیں۔ دوسرا باب ۱۷ فصلوں پر مشتمل ہے جس میں خاص جامع ترمذی اور امام ترمذی کے متعلق بہت ضروری اور غایت درجہ مفید مباحث ذکر کیے گئے ہیں۔

---

[۱] مولانا عبدالرحمٰن بن مولانا عبدالرحیم اعظم گڑھ کے شہر مبارک پور میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مبارکپور میں حاصل کی، بعدازاں محدث شہیر مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری (م ۱۳۳۷ھ) شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) حضرت شیخ حسین یمنی (م ۱۳۲۷ھ) سے حدیث پڑھی۔ تکمیلِ تعلیم کے بعد مبارکپوری نے مسندِ تدریس کو مزین فرمایا۔

مولانا عبدالسلام مبارکپوری صاحب سیرۃ البخاری (م ۱۳۴۲ھ) مولانا عبیداللہ رحمانی صاحب مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، شیخ تقی الدین الہلالی المراکشی سابق ادیب اول ندوۃ العلماء لکھنؤ ایسے ممتاز علماء کرام کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

فنِ حدیث میں آپ کا رتبہ معمولی نہ تھا۔ مولانا شوق نیموی حنفی نے نصرتِ تقلید میں "بلوغ المرام فی ادلۃ الاحکام" کے نہج پر ایک کتاب "آثار السنن" لکھی، جس کے جواب میں آپ نے ابکار المنن فی تنقید آثار السنن لکھی جس سے مولانا شوق صاحب کی تمام کاوشوں کی قلعی کھل گئی۔

حضرت شیخ الکل کے فتاویٰ کو آپ نے جمع کیا جو بعد میں "فتاویٰ نذیریہ" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئے۔ ۱۶ شوال ۱۳۵۳ھ کو مبارکپور میں انتقال فرمایا۔

(عبدالرشید عراقی)

اس کے علاوہ ۱۱۵ ائمہ حدیث وتفسیر وفقہ ولغت کے تراجم بھی کیے گئے ہیں۔ ترجمہ کے آخر میں صاحب تحفۃ الاحوذی کا مختصر تذکرہ بھی درج ہے۔

تحفۃ الاحوذی جن خصوصیات کی حامل ہے، اس کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ جامع ترمذی کے ہر راوی کا تعارف بقدر ضرورت لکھا گیا ہے۔

۲۔ جامع ترمذی کی تمام احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔ یعنی ترمذی کی احادیث ترمذی کے علاوہ جن دوسری کتابوں میں آتی ہیں ان کتابوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۳۔ اسنادی وفنی اشکالات کے حل وایضاح کی طرف خاص توجہ کی گئی ہے۔

۴۔ احادیث کی توضیح وتشریح میں بہت کچھ تحقیق سے کام لیا گیا ہے اور جن مقلدین جامدین اور جن اہل ہوا نے احادیث نبویہ کو اپنے مذہب ومسلک پر منطبق کرنے کے لیے غلط اور واہی تاویلیں وتقریریں کی ہیں۔ ان کی تاویلات وتقریرات کی کافی تغلیط وتردید کر دی گئی ہے اور حدیث کے صحیح مطالب ومضامین جو سلف صالحین اور فقہاء محدثین کے نزدیک معتمد ومستند ہیں، بیان کیے گئے ہیں۔

۵۔ اختلاف مذاہب کے بیان میں ہر مذہب کے دلائل بیان کر کے مذہب حق وراجح کو ظاہر کر دیا گیا ہے۔

یہ شرح سب سے پہلے مبارک پور ضلع اعظم گڑھ سے شائع ہوئی۔ اور بعد میں مصر سے دس جلدوں میں طبع ہوئی، اب حال ہی میں فیصل آباد سے مبارکپور کے مطبوعہ نسخے کا فوٹوسٹیٹ شائع ہوا ہے۔

تحفۃ الاحوذی کے تسوید وتبییض میں مولانا مبارکپوری کے ساتھ مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری مدظلہ العالی صاحب مرعاۃ المفاتیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح نے بطور معاون کام کیا ہے اور تقریباً ۲ سال کا عرصہ صاحب تحفۃ الاحوذی کی خدمت میں گزارے۔

امام نسائیؒ

ولادت ۲۱۵ھ وفات ۳۰۳ھ

نام احمد بن علی کنیت ابو عبدالرحمن ۲۱۵ھ میں خراسان کے مشہور شہر نساء میں پیدا ہوئے خراسان اور ماوراء النہر کا علاقہ ہمیشہ سے علم وفن اور ارباب کمال کا مرکز رہا ہے۔ تاریخ اسلام کے سینکڑوں